ماہنامہ طلوع اسلام اور مسئلہ وراثت

تحریر:- منصور العزیز۔ فیصل آباد

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اسلام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کیلئے ایسی بے نظیر اور عادلانہ رہنمائی فرمائی ہے۔ جو کسی اور مذہب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

اسلام نے میراث کے جو قوانین بیان فرمائے ہیں وہ نہایت عادلانہ اور منصفانہ ہیں مگر بعض ناسمجھ لوگ بجائے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنے کے اپنی ذہنی اختراع کو نظام قرآنی کا نام دے کر اسے اسلام میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ان مسائل میں ایک مسئلہ بیٹے کی موجودگی میں پوتے کی میراث کا ہے۔

ماہنامہ ''طلوع اسلام'' فروری 2000ء کے اداریہ میں ترجمان پرویزیت لکھتے ہیں ''جب ہم کہتے ہیں کہ ملائیت کا مذہب بالکل نو ایجاد ہے اور قرآن سے اسے کچھ تعلق نہیں تو بعض (ناواقف) حضرات کو اس سے بڑی حیرت ہوتی ہے اور وہ اسے صحیح تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ اب آپ صرف اس ایک مسئلہ میں دیکھ لیجئے (یعنی یتیم پوتے کی وراثت کے مسئلے میں) کہ قرآن کا کیا حکم ہے اور ملائیت کا مذہب کیا! اس کے بعد آپ خود سوچ لیجئے کہ جس چیز کو مذہبی پیشوائیت ''نظام شریعت'' کہہ کر پکارتی ہے اسے قرآن سے کس قدر تعلق ہوگا۔ ہزار برس سے مذہبی پیشوائیت اپنے اس غیر قرآنی مذہب کو لیتے ہوئے آرہی ہے نہ معلوم اس سے کتنے یتیم پوتے محروم الارث ہو کر تباہ و برباد ہوئے ہوں گے''

ایک طرف ملائیت کے مذہب کو بالکل نو ایجاد کہا ہے اور دوسری طرف فرمایا کہ ہزار برس سے مذہبی پیشوائیت اپنے اس غیر قرآنی مذہب کو لئے ہوئے آرہی ہے۔

اس تضاد بیانی اور ملائیت سے عناد اور نفرت سے قطع نظر ہم اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں۔

پوتے کی وراثت کے مسئلہ کو یتیم پوتے کی وراثت کا عنوان دے کر کیا کسی کو ظالم اور کسی کو مظلوم ثابت کرنا مقصود ہے یا صرف یتیم پوتے کو وارث بنانا اور غیر یتیم (بالغ) پوتے کو میراث سے محروم کرنا؟

کیا یہ صورت ممکن نہیں کہ میت کا بیٹا یتیم ہو اور پوتا بالغ (غیر یتیم) مثلاً:

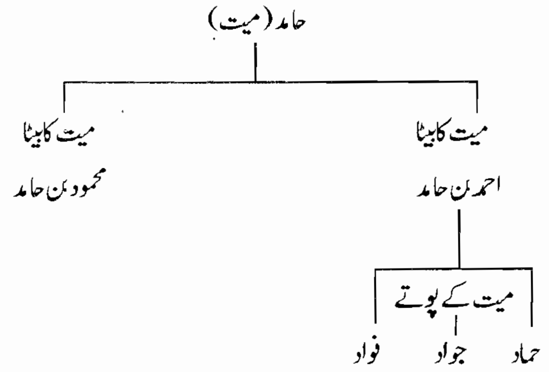

حامد اب فوت ہوا ہے۔

حامد کا بیٹا احمد بن حامد کافی عرصہ قبل فوت ہو چکا ہے۔ حامد کا دوسرا بیٹا محمود بن حامد ابھی صرف ایک سال کا ہے۔ جب کہ حامد کے پوتے حماد، جواد اور فواد، جوان اور برسر روزگار ہیں اور اپنے والد احمد بن حامد کی میراث لے چکے ہیں۔

اب ''ملائیت'' کا مذہب یہ کہتا ہے حامد کی میراث کا حقدار صرف اس کا بیٹا محمود بن حامد ہے۔ حامد کے پوتے حماد، جواد اور فواد میراث کے حقدار نہیں۔ کیونکہ بیٹے اور پوتے میں اقرب الی المیت بیٹا ہے پوتا نہیں اور اس اصول کو ترجمان پرویزیت مدیر طلوع اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے۔ فرماتے ہیں ''اس کیلئے قرآنی اصول اقرب کا ہے'' مگر اس کی تشریح میں ڈنڈی مار جاتے ہیں تشریح کرتے ہیں ''اقرب کے معنی ہیں وہ وارث جس کے اور

...یت کے درمیان کوئی اور موجود نہ ہو۔"

اقرب کا یہ معنی درست نہیں ہے۔ اقرب کا معنی ہے ایک ہی سلسلہ کے رشتہ داروں میں سے جس شخص کا رشتہ میت کے سب سے زیادہ قریب ہو وہ اقرب ہوگا۔ مثلا

بیٹا۔ پوتا۔ پڑپوتا — ان میں بیٹا میت کا اقرب ہے۔

باپ۔ دادا۔ پڑدادا — ان میں باپ میت کا اقرب ہے۔

بھائی۔ بھتیجا۔ بھتیجے کا بیٹا — ان میں بھائی میت کا اقرب ہے۔

قرآن نے وراثت میں رشتوں کے لحاظ سے حقوق متعین کئے ہیں کسی کی یتیمی، غربت اور فقیری کو مد نظر رکھ کر حقوق متعین نہیں کئے۔

اگر کسی میت کے ایک سے زائد بیٹے ہیں تو قرآن نے ان سب کو باپ کی میراث میں یکساں حق دیا ہے۔ بے شک کوئی ان میں غریب ہے یا امیر، چھوٹا ہے یا بڑا، تندرست ہے یا مفلوج، معذور ہے یا توانا۔

ان بشری کمزوریوں کی وجہ سے کسی انسان کے ساتھ معاونت، ہمدردی اور ایثار کا درس اسلام نے الگ سے دیا ہے۔

ایک بھائی کو اپنے یتیم اور غریب یا معذور بھائی سے جو ہمدردی ہو سکتی ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا بد نصیب اور شقی القلب موجود ہو جس کے دل میں اپنے اقرباء کیلئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات موجود نہ ہوں ایسے لوگوں کو اخلاقاً تو مجبور کیا جاسکتا ہے مگر قانوناً کسی کی ہمدردی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

کیا یتیم پوتے کیساتھ دادے کو جو ہمدردی ہو سکتی ہے وہ کسی غیر کو اس سے ہو سکتی ہے؟

مگر دادا اپنی زندگی میں اپنے یتیم پوتے کو بے سہارا چھوڑ دیتا ہے اس سے تعاون نہیں کرتا اس کے مستقبل کو نہیں سنوارتا اور نہ اپنے یتیم پوتے کے لئے کوئی وصیت کرتا ہے۔ وہ پوتا یتیمی کے کئی سال اس تنگ دستی میں بسر کرتا ہے۔ "قرآنی نظام ربوبیت" کا کوئی علمبردار نہیں اٹھتا جو یتیم پوتے کا سہارا بنے یا اس ظالم دادے کو سمجھائے بلکہ وہ دادے کی موت کا انتظار کرتا ہے کہ کب اس یتیم پوتے کا دادا فوت ہو اور دادے کی میراث اس کے بیٹے، بیٹیوں میں تقسیم ہو جائے تو ہم "مذہبی پیشوائیت اور ملائیت" پر یتیم پوتے کی تباہی و بربادی کا الزام لگائیں اور اسے ظالم قرار دے کر اپنی خود ساختہ قرآنی تعلیمات کو اسلام کا لبادہ پہنائیں۔

اسلام کسی یتیم کو بے سہارا چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسا کرنے والوں کو اسلام سختی سے ڈانٹتا ہے اور یتیموں کا سہارا بننے والوں کو انعامات اور اعلیٰ درجات کی نوید سناتا ہے۔

لیکن میراث کے احکامات کی بنیاد میت سے تعلق اور رشتہ داری پر ہے اگر غیر رشتہ دار یا غیر وارث کسی انسان کی توجہ اور ہمدردی کا مستحق ہے تو اسلام نے اس کیلئے ایک تہائی مال تک وصیت کرنے کا حق دیا ہے۔ والثلث کثیر۔ اور ایک تہائی مال بہت بڑی مقدار ہے۔

پھر "یہ قرآنی نظام ربوبیت" کے علمبردار یتیم پوتے کا بہت چرچا کرتے ہیں مگر بے چاری یتیم پوتی کا نام بھی نہیں لیتے۔ یتیم بھتیجے اور بھتیجی کیلئے ان کے پیٹ میں مروڑ نہیں اٹھتا۔ آخر وہ بھی تو یتیم ہے۔ ان کا تذکرہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ ذرا ان مثالوں میں غور فرمائیں:

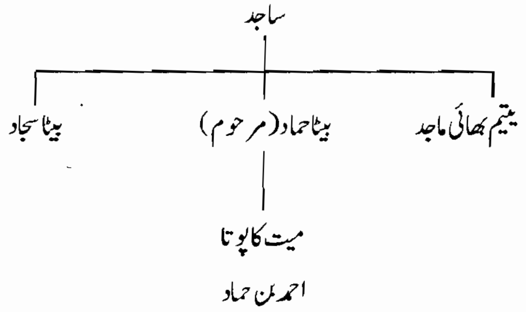

ملائیت کا مذہب کہتا ہے کہ ساجد کا وارث صرف اس کا بیٹا سجاد ہے۔ ساجد کا پوتا احمد اپنے باپ حماد کی میراث لے چکا ہے۔ ساجد کا بھائی ماجد بھی اپنے باپ کی میراث سے حصہ پا چکا ہے۔ اگر ماجد اور احمد تنگ دست ہیں تو سجاد کو ان سے ہمدردی کی تلقین کی جائے گی۔

جب کہ قرآن نظام ربوبیت کا علمبردار ساجد کے پوتے احمد کا رونا تو روتا ہے مگر اسے ماجد کی یتیمی پر کوئی ترس نہیں آتا۔ دوسری مثال:

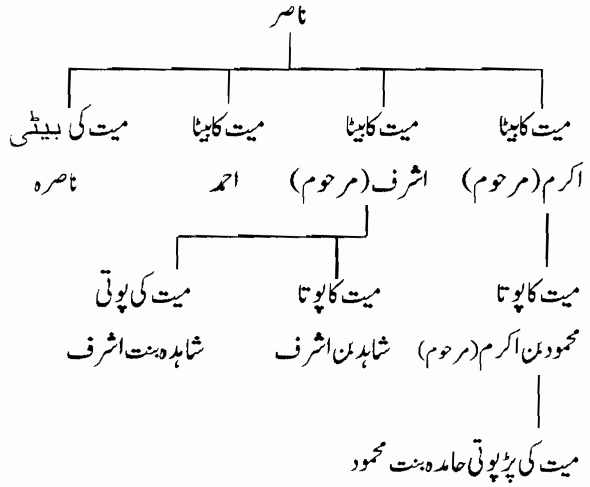

ملائیت کا مذہب کہتا ہے کہ ناصر کا وارث صرف اس کا بیٹا احمد اور بیٹی ناصرہ ہے۔ ناصر کے بیٹے اشرف کی میراث اس کی اولاد شاہد اور شاہدہ کو مل چکی ہے۔ ناصر کے بیٹے اکرم کی میراث اکرم کے بیٹے محمود کو اور پھر محمود کی بیٹی حامدہ کو منتقل ہو چکی ہے۔ اب وہ ناصر کے میراث کے حقدار نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ مفلوک الحال یا تنگ دست ہیں تو ناصر کو ان کے بارہ میں وصیت کرنا چاہئے تھی اگر اس نے وصیت نہیں کی تو احمد اور ناصرہ کو ترغیب دی جائے گی کہ ان بچوں کیساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔

اسی مسئلہ میں قرآنی نظام ربوبیت کے علمبردار کیا کہتے ہیں اور کس اصول اور ضابطے کے تحت وہ ان پوتوں پوتیوں اور پڑپوتیوں کو میراث دیں گے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1- میت کے بیٹے کی موجودگی میں میت کا پوتا (یتیم ہو یا غیر یتیم) وارث نہیں ہوگا۔

2- پوتے (یتیم ہو یا غیر یتیم) کیلئے ایک تہائی مال تک دادا وصیت کر سکتا ہے بلکہ اپنی زندگی میں بھی انہیں ہبہ کر سکتا ہے۔

3- پوتے اپنے باپ کی میراث میں سے اپنا حصہ لے چکے ہیں ان کے باپ کے بھائیوں کو اس میراث سے کوئی حصہ نہیں ملا تھا۔

4- قوانین میراث میں تقسیم کی بنیاد رشتہ داری پر ہے 'غربت یا یتیمی پر نہیں۔

5- یتیم اور نادار لوگوں کا حق معاشرہ کے تمام صاحب حیثیت افراد اور اقرباء پر ہے اس کا میراث کے احکام سے کوئی تعلق نہیں۔

6- اقرب الی المیت کا معنی ہے ایک ہی سلسلہ کے رشتہ داروں میں سے وہ شخص جس کا رشتہ میت کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ان نکات کو ملحوظ رکھ کر اگر قانون میراث کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو ان شاء اللہ کوئی اشکال باقی نہیں رہے گا۔

قارئین "مجلّہ ترجمان الحدیث" نوٹ فرمالیں

موجودہ شمارہ نمبر ۶'۷ ماہ جون اور جولائی کا ہے۔ گذشتہ شمارہ مسلسل ہڑتال کی وجہ سے شائع کرنے سے ادارہ قاصر رہا۔ جس کی وجہ سے جون اور جولائی کا شمارہ اکٹھا کر دیا ہے۔ لہٰذا آئندہ شمارہ ماہ اگست کا آئے گا۔ (ادارہ)

بقیہ دعوے اور عمل

میٹرک کے طلبہ تقریباً دو ماہ بعد فارغ ہوتے ہیں۔ جس سے جامعہ میں ان کی تعلیم کافی متاثر ہوتی ہے اور اسباق سے محروم ہو جاتے ہیں اور یہ کمی کبھی پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ انقلابی قدم اٹھایا گیا ہے تاکہ جامعہ کا سالانہ امتحان ختم ہونے اور نئے داخلہ تک مڈل اور میٹرک کے طلبہ بھی شامل ہو سکیں۔ جس سے اسباق میں ان کی شمولیت یقینی ہو جائے گی۔

رمضان المبارک میں باقاعدہ تعطیلات کر دی جائیں گی۔ تاکہ حفاظ تراویح پڑھا سکیں اور اسی طرح گرمیوں میں بھی ایک ماہ کی تعطیلات کر دی جائیں گی۔

ہمیں امید ہے کہ جامعہ نے یہ اقدام پورے خلوص سے اٹھایا ہے اور اس کے نتائج بھی جامعہ اور طلبہ کے لئے بہتر ہوں گے اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی تازہ پیشکش

دو اہم کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل دو اہم کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں:

☆ رفع الیدین عظیم سنت! جسکے ترک پر کوئی دلیل نہیں۔

☆ ردّ بدعات (معاشرے میں مروج بدعات کا پوسٹمارٹم)

مذکورہ دونوں کتابیں بعض اہل خیر کے خرچ پر زیر تقسیم ہیں۔

خواہشمند حضرات مبلغ دس روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر طلب فرمائیں۔

اشتہارات کا مکمل سیٹ

ادارہ کی طرف سے اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات قسم کے خوبصورت رنگین و مدلل اشتہارات کا مکمل سیٹ فریم کروا کر مساجد و دیگر اہم مقامات پر آویزاں کرنے کی شرط پر مفت بھیجا جا رہا ہے۔

مساجد کے متولیان مذکورہ شرط پوری کرنے کے وعدے پر صرف خط لکھ کر مکمل سیٹ مفت منگوائیں۔

محمد یلیین راہی

مدیر ادارہ تبلیغ اسلام۔ جام پور ضلع راجن پور

فون: 0641-567218